

21900 - اسلام کی مالی سزائوں کا حکم

سوال

اسلام میں مالی سزائوں کا کیا حکم ہے؟

پسندیدہ جواب

الحمد لله :

جمہور علماء کرام جن میں ائمہ اربعہ شامل ہیں کا مسلک ہے کہ تعزیرا مال لینا جائز نہیں، اور ان میں سے بعض علماء کرام نے ان معاملات جن میں مالی سزا وارد ہوئی ہے کو منسوخ قرار دیا ہے کہ ابتداء اسلام میں جائز تھی پھر اس کے بعد منسوخ کر دی گئی۔

انہوں نے تعزیرا مال لینے کے عدم جواز کی علت یہ بیان کی ہے کہ اس طرح کی سزا ظالم حکمرانوں کے لیے مال حاصل کرنے کا ذریعہ بن جائے گا اور وہ لوگوں کا ناحق مال لینا شروع کر دیں گے۔

شیخ الاسلام اور ان کے شاگرد ابن قیم رحمہم اللہ تعزیرا مال لینے کے جواز کے قائل ہیں کہ جب حکمران اس میں مصلحت دیکھے اور ظالموں کو روکے اور شرور برائی ختم ہو تو وہ تعزیرا مال کی سزا نافذ کر سکتا ہے، کیونکہ تعزیر کا باب بہت وسیع ہے۔

اس کی ابتدائی چیز کلام کے ساتھ ڈرانا دھمکانا ہے اور سب سے زیادہ تعزیر قتل ہے یعنی جب شرور برائی قتل کے بغیر ختم نہ ہوتی ہو تو تعزیرا قتل کرنا صحیح ہے، اور تعزیرا مال لینا بھی تعزیر کی ایک قسم ہے جس سے ظلم و زیادتی کرنے والوں کو روکا جاتا ہے۔

شیخان نے نسخ کا دعویٰ رد کیا اور اس کی مکمل طور پر نفی کی ہے اور اس کی دلیل میں بہت سے معاملات پیش کیے ہیں جن میں مالی سزا کا وجود ملتا ہے۔

شیخ رحمہ اللہ تعالیٰ کہتے ہیں:

منسوخی کا دعویٰ کرنے والوں کے پاس کوئی شرعی دلیل نہیں نہ تو کتاب اللہ میں سے اور نہ ہی سنت نبویہ میں سے،

اسلام سوال و جواب

نگران اعلیٰ:
شیخ محمد صالح المنجد

امام احمد کے ہاں یہ جائز ہے اس لیے کہ ان کے ساتھیوں میں کوئی اختلاف نہیں کہ ساری ساری مالی سزائیں غیر منسوخ ہیں۔

مالی تعزیر لگانے کے دلائل مندرجہ ذیل ہیں:

نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے حرم مدنی میں شکار کرنے والے کا سلب کرنا اس کے لیے مباح کیا ہے جو اسے پائے۔

شراب کا مٹکا توڑنے اور اس کا برتن ضائع کرنے کا حکم دیا۔

عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو معصفر (ایک قسم کا زرد رنگ) سے رنگے ہوئے کپڑے جلانے کا حکم دیا۔

حفاظت کی جگہ کے علاوہ کسی جگہ سے چوری کرنے والے پر ڈبل جرمانہ کیا۔

نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے مسجد ضرار کو منہدم کیا .

قاتل کو وصیت اور وراثت سے محروم کر دیا۔

شیخ الاسلام رحمہ اللہ تعالیٰ کہتے ہیں:

مالی سزاؤں کی تین اقسام ہیں:

اول:

ضائع اور تلف کرنا: برائی اور منکر کے تابع ہوتے ہوئے برائی والی جگہ کا تلف کرنا، مثلاً بتوں کو توڑ اور جلا کر، اور موسیقی اور آلات لہو کو توڑنا، اور شراب رکھے جانے والے برتن اور مشکیزے پھاڑنا، اور شراب فروخت کرنے والی دوکانوں کو جلا کر، زندیقوں اور ملحدوں کی کتابیں اور مخرب الاخلاق فلمیں اور تصویریں اور مجسمے ضائع اور تلف کرنا .

دوم:

تغیر و تبدل کے ساتھ: مثلاً جعلی کرنسی توڑنا اور تصاویر والے پردوں کو پھاڑ کر اس کے تکیے وغیرہ بنانا۔

سوم :

اسلام سوال و جواب

نگران اعلیٰ:
شیخ محمد صالح المنجد

ملکیت: مثلا لٹکی ہوئی کھجوروں کی چوری، اور ملاوٹ شدہ زعفران کا صدقہ کرنا، تو اس طرح کی اشیاء لیے کراسے یا اس کی قیمت صدقہ کرنا .